تنزیل القرآن

فی قواعد القرآن

مؤلف

علی سرور ابن آغا علی کاظم

جامعۃ الاطہر پبلیکیشنز کراچی پاکستان

پوسٹ بکس ۲۲۳۵ کراچی پاکستان

ACC No. 7376 Date
Section Status
D.D. Class
NAJAFI BOOK LIBRARY

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تنزیل القرآن

مولف

علی سرور ابن آغا علی کاظم

پبلیشر

جامعۃ الاطہر

۸/۹ ڈی II ناظم آباد نمبر ۲ کراچی : فون : ۶۲۳۹۸۲

فہرستِ مطالب

عنوان	ص	عنوان	ص
دعا قبل از تلاوت	۳	وقف	۴۰
آدابِ تلاوت	۴	مخارجِ حروف	۴۳
مقدمہ		حروفِ مشابہ اور انہیں فرق	۴۵
حروفِ تہجی	۱۴	نماز	۴۷
زبر، زیر، پیش	۱۵	صفاتِ اصلی	۴۹
حروفِ مد	۲۴	صفاتِ عارضی	۵۲
جزم و تشدید	۲۶	حروفِ مقطعات	۵۹
حروفِ خالی	۳۰	حروف کی مختلف شکلیں	۶۰
تنوین	۳۲	رہنمائے خطاطی	۶۱
لفظِ جلالہ اللہ	۳۶	دعائے ختم القرآن	۶۳
لفظِ راء	۳۷		
اقسامِ مد	۳۸		

قرآن شروع کرنے کی دعا

اے اللہ اس کے حق کی قسم جس کو تو نے نازل کیا اور حق نازل کیا اے اللہ میری رغبت کو اس کے لئے زیادہ فرما اس کو میری آنکھوں کے لئے نور میرے سینے کے لئے شفاء قرار دے اور اس کے ذریعے میرے ہم وغم اور حزن کو دور فرما۔

اے اللہ اس کے واسطے میری زبان کو زینت۔ میرے چہرے کو حسن میرے جسم کو قوت میرے میزان کو سنگین عطا فرما۔

مجھے دن کے اطراف اور رات کے لمحات میں اس کی تلاوت کی توفیق عنایت فرما اور میرا حشر اپنے نبی محمدؐ اور ان کی آلِ اخیار کے ساتھ فرما۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ :-

اَللّٰھُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ، اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِي فِيہِ وَاجْعَلْہُ نُوْرًا لِبَصَرِي وَشِفَاءً لِصَدْرِي وَ ذَھَابًا لِھَمِّي وَغَمِّي وَحُزْنِي، اَللّٰھُمَّ زَيِّنْ بِہِ لِسَانِي وَجَمِّلْ بِہِ وَجْھِي وَقَوِّ بِہِ جَسَدِي وَثَقِّلْ بِہِ مِيزَانِي، وَارْزُقْنِي تِلَاوَتَہُ عَلٰی طَاعَتِكَ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ، وَاحْشُرْنِي مَعَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَخْيَارِ۔

آدابِ تلاوتِ قرآن

قرآن پڑھنے کے لئے طہارت ضروری ہے کیونکہ ارشادِ ربّ العزت ہے
لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْن قرآن کو مطہر افراد کے علاوہ کوئی چھو بھی نہیں
سکتا جس طرح وضو نیت کے ساتھ چہرے پھر دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ
دھونے اور سر اور پیر کے مسح کرنے کا نام ہے۔ اسی طرح غسل بھی خالی
نہانے کا نام نہیں بلکہ نیت کے ساتھ پہلے سر اور گردن پھر جسم کا دایاں حصہ
پھر بایاں حصہ دھونے کا نام ہے۔

بغیر وضو یا غسل کے الفاظ قرآن چھونا حرام ہے لیکن اگر پلاسٹک
کوٹنگ وغیرہ ہے تو کوئی حرج نہیں۔ وضو کے بغیر قرآن پڑھنا جائز ہے
لیکن اگر غسل واجب ہے تو سات آیات سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے مگر حرام
نہیں ہے اسی طرح قرآن سننا نجاست کی حالت میں یا درسِ قرآن میں
شرکت کرنا بھی جائز ہے۔ جس طرح ظاہر قرآن کو چھونے کے لئے طہارتِ
بدن ضروری ہے۔ اسی طرح مفہوم و معنیٔ قرآن سمجھنے کے لئے طہارتِ باطن
ضروری ہے۔ جو قدوس کی تجلی ہے جس سے انسان میں تقدس پیدا ہوتا
ہے ایسے انسان کو متقی کہتے ہیں "اتقوا اللہ و یعلمکم اللہ تقویٰ اختیار
کرو۔ تم عالم ہو جاؤ گے۔ ان مراحل کو حدیثِ معراج میں بیان کیا گیا ہے جس
میں رسولؐ ختمی مرتبت نے اوّلین عبادت کے بارے میں سوال کیا خدا نے جواب دیا
صوم وصمت صمت خاموشی جو تفکر کے ساتھ ہو اس سے حکمت اور حکمت سے
معرفت معرفت سے یقین اور یہ مقامِ رضا ہے جہاں بندہ مطمئن ہوتا ہے کہ صبح
پریشانی کی حالت میں ہو یا راحت کی حالت میں برابر ہے ایسے بندے کو خدا تین

چیزیں عطا کرتا ہے۔ ذکر جس میں فراموشی نہ ہو شکر جس میں جہالت نہ ہو محبت جس میں غیر کی محبت غالب نہ آئے۔ پھر انسان اور خدا کے درمیان کے پردے جو انسان نے خود قائم کئے ہوئے ہیں ہٹ جاتے ہیں خدا مناجات کرتا ہے اپنے کلام کی لذت سے آشنا کرتا ہے۔

ابھی ہم کلامِ خدا سُن نہیں رہے بلکہ الفاظ قرآن کو پڑھ رہے ہیں جبکہ یہ مجموعہ آیات اور نشانی ہے جو خدا سے ملانا چاہتا ہے۔

حدیث میں ہے اگر کوئی خدا سے بات کرنا چاہے تو نماز پڑھے اور اگر خدا کی بات سننا چاہے تو قرآن پڑھے اوائلِ اسلام میں مومنین جب تلاوتِ کلام کے وقت یاایھا الذین آمنوا ! سنتے تھے تو جس طرح عام انسان کی پکار پر جواب دیتے ہیں کلامِ خدا سنتے وقت خدا کو بھی لبیک کہتے تھے جواب صرف حج کے موقع پر زندہ ہے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا علم آسمانوں میں نہیں جو نازل ہو زمین میں نہیں جو اُگے بلکہ علم خود تمھارے اندر پوشیدہ ہے اخلاقِ روحانی کی تربیت سے اس کو زندہ کرو۔

۱۔ قرآن پڑھنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

i۔ کلام میں نظم و ترتیب، یعنی معانی میں غور و فکر اور تمام قواعد کے ساتھ۔

ii۔ کلام کو بغیر کمی اور زیادتی کے پڑھنا۔

iii۔ کلام کو آہستہ اور آرام سے پڑھنا۔

iv۔ قرآن کو تیزی سے پڑھتے وقت احکام و قواعد تجوید کا خیال رکھنا۔

۷۔ قرآن ۱۱۴ سورتوں پر مشتمل ہے۔

vii - قرآن میں ۶۲۳۶ آیات ہیں۔

viii - قرآن میں ۲۶۷۰۵۳ حروف ہیں۔

ix - سورۂ نمل میں دو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہیں۔

x - سورۂ برائت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے۔

xi - قرآن میں حضرت محمدؐ کا اسم مبارک پانچ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔

xii - قرآن میں ۲۵ پیغمبروں کا ذکر ہے۔

xiii - حضرتِ خضرؑ، حضرتِ الیاسؑ، حضرتِ عیسیٰؑ، امامِ مہدیؑ، اللہ کے حکم سے موجود ہیں۔

xiv امامِ رضاؑ نے فرمایا پہلا سورۃ جو نازل ہوا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اقرا باسمِ ربک ہے اور سب سے آخر میں سورۂ اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوا۔ (سفینۃ البحار صفحہ ۶۱۳)

قرآن میں چار آیتیں ایسی ہیں جن کے پڑھنے / سننے پر سجدہ واجب ہے۔

۱۔ سورہ سجدہ - آیت ۱۵

۲ - حٰمٓ سجدہ - آیت ۳۸

۳ - والنجم - آیت ۶۲

۴ - اقراء - آیت ۱۹۔

ان سورتوں کو نماز میں نہیں پڑھنا چاہیئے عمداً پڑھے تو نماز باطل ہے۔ اگر بھول کر سجدہ والی سورہ پڑھنا شروع کرے اور آیۂ سجدہ سے پہلے یاد آجائے تو اس سورہ کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھے اور اگر آیۂ سجدہ پڑھنے کے بعد معلوم ہو تو بناء بر احتیاط اشارے سے سجدہ کرے اور بعد از نماز سجدہ بھی بجالائے۔

قرآن کے واجب سجدہ کے لئے پیشانی سجدہ کی نیت سے زمین پر رکھے پس اگرچہ ذکر نہ بھی کرے تو کافی ہے۔ البتہ کوئی بھی ذکر بہتر ہے۔

سجدہ میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔

قرآن کے واجب سجدہ میں قبلہ رُخ، باوضو پیشانی کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ لیکن ایسی چیز پر سجدہ کریں جس پر سجدہ صحیح ہے۔

سجدہ میں پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، گھٹنوں کے سرے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پہ رکھے سجدہ میں جسم ساکن ہونا چاہیئے۔

سجدہ والی سورۃ کے بعد دوسری سورۃ کو صرف قصد قربت سے پڑھے۔

اگر حالتِ نماز میں آیۂ سجدہ سُن لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ احتیاط ہے کہ اشارے سے سجدہ کرے اور نماز کے بعد سجدہ بجالائے۔

اگر الحمد یا سورہ کے کلمات میں سے ایک کلمہ نہیں جانتا یا جان بوجھ کر اسے نہیں کہتا یا ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف کہتا ہے مثلاً ضاد کی جگہ ظاء کہتا ہے۔ یا جہاں زیر زبر کے بغیر پڑھتا ہے۔ زیر یا زبر سے پڑھتا ہے یا مشدد پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

جن سوروں میں سجدہ واجب ہے وہ بغیر غسل کے پڑھنا بھی حرام ہے اگرچہ ایک حروف ہی پڑھا جائے۔

قرآن کے ترجمے کو بغیر وضو کے ترجمے کو ہاتھ لگا سکتے ہیں بغیر غسل کے مکروہ ہے۔

اگر مد کے قوانین پر کوئی عمل نہ کرے تو احتیاط یہ ہے کہ نماز تمام کر کے دوبارہ بھی پڑھے، نماز میں وقف بحرکت اور وصل بسکون نہ کرے۔

جب کسی آیت یا کلمہ کے تمام ہونے کے بعد شک کرے کہ اُسے صحیح پڑھا ہے یا نہیں تو جب تک بعد والے رکن میں داخل نہیں ہوا ہے تو وہ پلٹ کر احتیاطاً اس آیت یا کلمہ کو صحیح طور پر پڑھ سکتا ہے اگر بعد میں یاد آئے تو شک نہ کرے۔

سورہ قل ہواللہ کو ایک سانس میں پڑھنا مکروہ ہے۔

جس سورہ کو پہلی رکعت میں پڑھا ہے مکروہ ہے کہ دوسری رکعت میں وہی سورہ پڑھے۔ ہاں اگر قل ھواللہ احد کو دونوں رکعتوں میں پڑھے تو مکروہ نہیں۔

قرآن میں تقریباً ۸۰,۰۰۰ ہزار الفاظ ہیں۔ لیکن اصل الفاظ ۲۰۰۰ ہی ہیں۔ جو بار بار استعمال ہونے کی وجہ سے ۸۰,۰۰۰ ہزار کی تعداد تک پہنچ گئے ہیں۔ اور ان ۲۰۰۰ ہزار الفاظ میں سے ۵۰۰ الفاظ اُردو زبان میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس طرح کل ۱۵۰۰ الفاظ ایسے ہیں جن سے ہمیں روشناسی چاہیئے۔ تاکہ ہم قرآن کو بہتر طور سے پڑھ سکیں۔

قرآن پڑھنے سے پہلے بہتر ہے کہ مسواک کی جائے۔

فضیلتِ قرآن

ارشادِ رسولِ اکرمؐ:

"یاد رکھو۔ تم میں سے جو کوئی قرآن کی تعلیم حاصل کرے گا اور دوسروں کو سکھانے کے علاوہ اس پر عمل پیرا بھی ہو تو میں اسے اپنے ساتھ جنّت میں لے کر جاؤں گا۔"

پیغمبر اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: کہ میں جتنا بھی قرآن پڑھتا ہوں طبیعت سیر نہیں ہوتی۔

قرآن کے ساتھ باطل (مادی نظام) ٹھہر نہیں سکتے۔

مومن کے لئے ضروری ہے کہ مرنے سے پہلے اُسے علمِ قرآن حاصل ہو چکا ہو یا کم از کم وہ علمِ قرآن کو سیکھنے میں مصروف ہو۔

ارشادِ رسولؐ ہے کہ" دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسے لوہے کو" آپؐ سے پوچھا کہ دل کو کیسے چمکائیں؟ ارشاد فرمایا:" قرآن کی باتوں کو پڑھ کر"

تم قرآن کی باتیں پڑھا کرو اس لئے کہ قرآن کی باتوں کو پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے۔

قرآن پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا تو اس سے یہی کہا جائے گا کہ پڑھتے جاؤ اور آگے بڑھتے جاؤ وہ پڑھتا جائے گا اور اس کا درجہ اونچا ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ آخری درجہ تک پہنچ جائے گا۔

قرآن کو واضح طریقے سے پڑھو۔ ایسے طریقہ سے نہ ملا دو۔ جیسے بال کی لڑوں کو ملا دیا جاتا ہے۔ اس کی عجیب باتوں پہ ٹھہر جاؤ اور ان عجیب باتوں کے ذریعے سے اپنے دلِ کو زخمی کرو کبھی سورہ ختم کرنے کی فکر میں نہ رہو۔

تم جب بھی قرآن کے ساتھ بیٹھو گے تو یا تمہارے ایک گناہ میں کمی ہو گی یا ایک نیکی میں اضافہ" (حضرت علیؑ)

قرآن ایسی عزت و سربلندی ہے کہ اسکے حامیوں کو ناکامی نہیں ہوگی۔ ایسا حق ہے جسکے حقدار ذلیل نہیں ہوں گے۔ (حضرت علیؑ)

جب تمھارے اوپر فتنے شبِ تاریک کی مانند چھا جائیں تو تمھیں چاہیئے کہ قرآن سے متمسک ہو جاؤ۔ (حضرت جعفر صادقؑ)

حضرت امام خمینیؒ نے اپنے وصیت نامہ الٰہی و سیاسی میں جن دعاؤں کا تذکرہ کیا ہے ان میں:

- ائمہ طاہرینؑ کی "مناجاتِ شعبانیہ"
- امام حسینؑ کی دُعائے عرفات" زبورِ آلِ محمدؐ۔
- حضرت سیّد سجادؑ کی صحیفۂ سجادیہؑ (صحیفہ کاملہ)
- حضرت فاطمۃ الزہراؑ پر خدا کی جانب سے الہام شدہ کتاب۔

"صحیفۂ فاطمیہؑ" کا ذکر کیا ہے کہ یہ سب دعائیں قرآن کے بعد انسان کی روحانی و مادّی زندگی کا بہترین دستور ہیں اس کے علاوہ نہج البلاغہ کی بہت عظمت بیان کی ہے۔

"ہم نے اس طرح قرآن کو آسان بنا کر پیش کیا کہ لوگ اس کی باتوں کو یاد کریں تو کوئی ہے اِن باتوں کو یاد کرنے والا؟"

(سورۃ القمر آیت ۱۷)

"یہ مبارک کتاب ہم نے آپ کی جانب نازل کی تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر (تدبّر) کریں اور عقل والے اس کو سمجھیں"۔

(سورہ ص آیت ۲۹)

حیدر مہدی رضوی

تنزیلِ قرآن یا معراجِ انسان

قرآن ماہِ رمضان میں نازل ہوا۔ شبِ قدر میں نازل ہوا۔ قلبِ پیغمبر پہ نازل ہوا۔ شک تو اس میں کچھ نہیں لیکن یہ سمجھ میں متقی کے آئیگا۔ قرآن اپنے مرتبہ سے نازل نہیں ہوتا بلکہ انسان اگر بلند ہو تو قرآن کو سمجھ سکتا ہے۔ ورنہ اگر ہم پہاڑ پر قرآن کو نازل کر بھی دیں۔ ہم ھمام کو تقویٰ بتا بھی دیں ہم ابوذرؓ کو معرفتِ سلمان عطا کر بھی دیں موسیٰ کے لئے تجلّی ہو بھی جائے تو یہ تحمل نہیں کر سکتے۔ اگر انسان بلند ہونا شروع ہو جائے تو قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن سلمان نظر آتا ہے حقیقت میں ہے اہلِ بیتؑ۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَهُوَ شَابٌّ مُؤْمِنٌ اِخْتَلَطَ الْقُرْآنُ بِلَحْمِهِ وَدَمِهِ، اگر قرآن کو پڑھے جوان ایمان کے ساتھ تو قرآن گوشت و خون میں مخلوط ہو جاتا ہے اور اگر قرآن کو پڑھے انکار کے ساتھ۔

رُبَّ تَالِي الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ:

بہت سے قرآن کے پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن لعنت کرتا ہے۔ اس لئے قرآن کو نہیں اپنے معیار کو دیکھیں۔ عمل کو نہیں عامل کو دیکھیں نماز کو نہیں نمازی کو دیکھیں علیؑ کو نہیں ماننے والے کو دیکھیں جس طرح منکر کی نماز مُنہ پر مار دو، مسلم کی نماز تنھی الفحشاء والمنکر مومن کی نماز معراج علیؑ کی نماز ثقلین سے بہتر رسولؐ کی نماز براق قابِ قوسین او ادنیٰ جو خدا سے ملا دے اسی طرح علیؑ مسلمان کے لئے خلیفہ ہیں مومن کے لئے امیر ہیں۔ لیکن اگر امام ہیں تو متقی کے لئے۔ قرآن بھی ہدایت ہے متقی کے لئے لیکن ولا یزید الظالمین الا خسارا۔ برے آدمی کی

صالح اولاد اس کے لئے صدقہ جاریہ نہیں بن سکتی بلکہ اولاد صالح عمل صالح یعنی صالح آدمی کی اولاد اور عمل صدقہ جاریہ ہیں۔

ہم ایک مدت سے اس پر کام کر رہے ہیں کہ قرآن فہمی کے لئے مختصر، مستحکم اور سہل بنیاد فراہم کی جائے جس کی یہ پہلی کڑی ہے۔ اپنی آراء سے ہم کو آگاہ فرمائیں تاکہ ہم اپنی اصلاح کر سکیں۔

آخر میں جملہ مومنین و مومنات مخصوصاً ہماری والدہ طاہرہ خاتون بنتِ مختار حسن رضوی و دادا، آغا محمد سجاد مرحوم و آغا محمد جواد مرحوم، ابنِ آغا محمد مصطفیٰ کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک سورۂ فاتحہ کی گزارش ہے۔

والسّلام

علی سرور ابنِ آغا علی کاظم

قال علیؑ

التجوید[1] اداء الحروف وحفظ الوقوف

تجوید حروف کی ادائیگی اور وقف کی رعایت کرنے کو کہتے ہیں۔

قرآن پڑھنے کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں:

۱۔ حروف کی ادائیگی

۲۔ وقف

حروف کی ادائیگی دو طریقوں سے ممکن ہے۔

۱۔ تنہا

۲۔ ملا کر

حروف کو تنہا تلفظ کرنے کے لئے زبر، زیر، پیش ـَـ ـُـ اور ملا کر پڑھنے کے لئے جزم ـْـ اور تشدید ـّـ استعمال ہوتے ہیں۔

وقف:

رُکنے یا ٹھہرنے کو کہتے ہیں وقف کی صورت میں آواز اور سانس رُک جاتی ہے۔

---

[1] : الترتیل

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حروفِ تہجی

عربی زبان میں ۲۸ (اٹھائیس) حروفِ تہجی ہیں۔
الف کے اوپر اگر زبر، زیر، پیش یا جزم ـَ ـِ ـُ ـْ ہو تو اس کو ہمزہ کہتے ہیں۔
خانوں کے درمیان حروف تہجی، اوپر عربی تلفظ اور نیچے اردو تلفظ بیان کیا گیا ہے۔

ا (الف / الف)	ب (با / بے)	ت (تا / تے)	ث (ثا / ثے)	ج (جیم / جیم)	ح (حا / حے)
خ (خا / خے)	د (دال / دال)	ذ (ذال / ذال)	ر (را / رے)	ز (زا / زے)	س (سین / سین)
ش (شین / شین)	ص (صاد / صواد)	ض (ضاد / ضواد)	ط (طا / طوئے)	ظ (ظا / ظوئے)	ع (عین / عین)
غ (غین / غین)	ف (فا / فے)	ق (قاف / قاف)	ک (کاف / کاف)	ل (لام / لام)	م (میم / میم)
ن (نون / نون)	و (واو / واؤ)	ہ (ھا / ہے)	ء (ھمزة / ہمزہ)	ی (یا / ایے)	یـ (یا / ایے)

زبر، زیر، پیش ـَـ ـِـ ـُـ

قرآن پڑھنے کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔

۱۔۔۔۔۔ حروف کی ادائیگی

۲۔۔۔۔۔ وقف

حروف کی ادائیگی دو طریقوں سے ہوسکتی ہے۔

۱۔۔۔۔۔ تنہا (اکیلے)

۲۔۔۔۔۔ ملا کر

زبر، زیر، پیش (ـَـ ـِـ ـُـ) حروف کو تنہا پڑھنے کے لئے آتے ہیں ان کو سمجھنے کے لئے ہمیں مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تلاش کرنا ہوں گے۔

۱۔۔۔۔۔ زبر، زیر، پیش کیا ہیں۔

۲۔۔۔۔۔ اُن کی آواز کیسی ہے۔

۳۔۔۔۔۔ اُن کی مقدار کتنی ہے۔

۴۔۔۔۔۔ مقدار کم یا زیادہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔

(ـَـ ـِـ ـُـ) زبر، زیر، پیش ایسی علامات ہیں جو لفظ کے پڑھنے کی حالت کو ظاہر کرتی ہیں یعنی اگر لفظ ادا کرتے وقت منہ زیادہ کھلے آواز بلندی کی جانب مائل ہو تو ـَـ زبر سے اسکو تعبیر کرتے ہیں۔

(ـِـ) زیر، تلفظ کرتے وقت منہ کم کھلے گا آواز نیچے کی جانب مائل ہوگی۔

(ـُـ) پیش کو پڑھتے وقت ہونٹ گول ہو جائینگے آواز سامنے کیطرف مائل ہو گی۔

زبر، زیر، پیش کی آواز "الف" "واو" اور "یا" جیسی ہی ہے لیکن مقدار میں ان سے کم ہے۔ یعنی اگر ہم زبر کی آواز کو ذرا کھینچ کر پڑھیں تو الف کی آواز آئے گی۔

اگر زیر کی آواز کو کھینچ کر پڑھیں تو یا کی آواز آئے گی۔

اگر پیش کی آواز کو بڑھا دیں تو واؤ کی آواز آئے گی۔

اگر ان کو مزید کھینچ کر پڑھیں کو مد ــٓـ کی آواز بن جائے گی۔

جیسے:

جَ	جَا = جا	جَآء
جِ	جِی = جِ	جِیٓ ء
جُ	جُو = جُ	جُوٓء

خلاصۂ مطلب:

زبر، زیر، پیش کی آواز الف واو یا جیسی ہی ہے لیکن مقدار میں سب سے کم ہے۔

مد کی آواز مقدار میں سب سے زیادہ ہے۔

کھڑا زبر کھڑا زیر الٹا پیش کی آواز درمیانی ہے اور الف واو یا کے برابر ہے۔ ایسے الف واو یا اور کھڑا زبر کھڑا زیر الٹا پیش کو حروف مد یا بڑی حرکات بھی کہتے ہیں۔

مقدار کے کم یا زیادہ کرنے سے لفظ، تلفظ اور معنیٰ بدل جاتے ہیں یعنی اگر ہم لفظ

تَلَا کی ت کو کھینچ کر پڑھیں تو تالا بن جائے گا اگر لفظ

سلا کی س کو کھینچ کر پڑھیں تو سِیلا ہو جائے گا۔ اگر لفظ چُرا کی چ کو کھینچ دیں تو چُورا ہو جائے گا۔

زیر، اور پیش کا وہی تلفظ صحیح ہو گا جس کو اگر کھینچیں تو واؤ اور یا کی آواز آئے نہ کہ اُردو لہجہ۔

زبر کو فتحہ بھی کہتے ہیں۔ فتحہ کے معنٰی ایک بار کھلنا۔

زیر کو کسرہ بھی کہتے ہیں۔ کسرہ کے معنٰی ایک دفعہ ٹوٹنا۔

پیش کو ضمہ بھی کہتے ہیں۔ ضمہ کے معنٰی ایک بار آپس میں ملنا۔

ـَــ زبر

اَ بَ تَ ثَ جَ حَ
خَ دَ ذَ رَ زَ سَ
شَ صَ ضَ طَ ظَ عَ
غَ فَ قَ كَ لَ مَ
نَ وَ هَ ءَ یَ ۰

ـِــ زیر

اِ بِ تِ ثِ جِ حِ
خِ دِ ذِ رِ زِ سِ
شِ صِ ضِ طِ ظِ عِ
غِ فِ قِ كِ لِ مِ
نِ وِ هِ ءِ یِ ۰

ـُــ پیش

اُ بُ تُ ثُ جُ حُ
خُ دُ ذُ رُ زُ سُ
شُ صُ ضُ طُ ظُ عُ
غُ فُ قُ كُ لُ مُ
نُ وُ هُ ءُ یُ ۰

اَحَدَ عَدَلَ نَصَرَ اَمَرَ قَدَرَ

اَ حَ دَ عَ دَ لَ نَ صَ رَ اَ مَ رَ قَ دَ رَ

اِرِثِ اِبِلِ سِرِفِ حِبِرِ جِرِسِ

اِ رِ ثِ اِ بِ لِ سِ رِ فِ حِ بِ رِ جِ رِ سِ

كُتُبُ رُسُلُ صُحُفُ زُبُرُ عُنُقُ

كُ تُ بُ رُ سُ لُ صُ حُ فُ زُ بُ رُ عُ نُ قُ

عُلِمَ قُضِىَ هُدِىَ بُهِتَ قُرِئَ

عُ لِ مَ قُ ضِ ىَ هُ دِ ىَ بُ هِ تَ قُ رِ ءَ

حَسُنَ عَضُدَ لُمَزَ هُمَزَ سَبُعُ

حَ سُ نَ عَ ضُ دَ لُ مَ زَ هُ مَ زَ سَ بُ عُ

سَتَجِدُكَ فَبَصُرُكَ لَقَتَلَكَ كَمَثَلِهِ

ـــــ زبر کی پہچان

زبر کی آواز الف جیسی ہی ہے مگر مقدار میں کم ہے۔ یعنی اگر زبر کی آواز کو کھینچیں تو الف کی آواز آئے گی اگر مزید کھینچیں تو مد ـــــ ہو جائے گا۔

جَ	جَا	جَآء

مقدار کم یا زیادہ کرنے سے الفاظ کے ساتھ معنی بھی بدل جاتے ہیں۔

تَلَ	تَنَا	جَلَ
تَ لَ	تَ نَا	جَ لَ
تَالَ	تَانَا	جَالَ

زبر ـــ حروف مد اور مد کی آوازوں کو ہم سامنے والے صفحہ پر بیان کر رہے ہیں۔

زبر، حرفِ مدّ اور مدّ

ءَ ءٰ آ ءَآء   بَ بٰ بَا بَآء   تَ تٰ تَا تَآء   ثَ ثٰ ثَا ثَآء

جَ جٰ جَا جَآء   حَ حٰ حَا حَآء   خَ خٰ خَا خَآء   دَ دٰ دَا دَآء

ذَ ذٰ ذَا ذَآء   رَ رٰ رَا رَآء   زَ زٰ زَا زَآء   سَ سٰ سَا سَآء

شَ شٰ شَا شَآء   صَ صٰ صَا صَآء   ضَ ضٰ ضَا ضَآء   طَ طٰ طَا طَآء

ظَ ظٰ ظَا ظَآء   عَ عٰ عَا عَآء   غَ غٰ غَا غَآء   فَ فٰ فَا فَآء

قَ قٰ قَا قَآء   كَ كٰ كَا كَآء   لَ لٰ لَا لَآء   مَ مٰ مَا مَآء

نَ نٰ نَا نَآء   وَ وٰ وَا وَآء   هَ هٰ هَا هَآء   يَ يٰ يَا يَآء

ـــــِ زیر کی پہچان :

زیر کی آواز لفظ ی جیسی ہی ہے مگر مقدار میں زیر کی آواز کم ہے یعنی زیر کی آواز کو اگر کھینچ کر پڑھیں تو "یاء" کی آواز آئے گی اگر مزید اور کھینچیں تو مد کی آواز بن جائے گی۔

جِ ⟵ جِی ⟵ جِیٓء

مقدار کم یا زیادہ کرنے سے الفاظ اور معنیٰ بدل جاتے ہیں

سِلَا	ہِلَا	پِلَا
سِلا	ہِلا	پِلا
سِیلَا	ہِیلَا	پِیلَا

بِ
بِ بِی
بِیٓء

تِ
تِ تِی
تِیٓء

ثِ
ثِ ثِی
ثِیٓء

جِ
جِ جِی
جِیٓ

حِ
حِ حِی
حِیٓء

خِ
خِ خِی
خِیٓء

دِ
دِ دِی
دِیٓء

ذِ
ذِ ذِی
ذِیٓ

ُ — پیش کی آواز

پیش کی آواز "واو" جیسی ہے لیکن مقدار میں کم ہے یعنی پیش کی آواز کو اگر کھینچ کر ادا کریں تو "واو" کی آواز آئے گی۔ اگر اور زیادہ کھینچیں تو مد ہو جائے گا۔

جُ　　جُو　　جوٓء

مقدار کم یا زیادہ کرنے سے الفاظ اور معنی بدل جاتے ہیں:

بُنَا　　قُرآن　　چُرا

بُ نَا　　قُرْان　　چُرَا

بُونَا　　قُورَان　　چُورا

زُ زُو　　زُوٓء　　ذُ ذُو　　ذُوٓء

ز　　ذ

سُ سُو　　سُوٓء　　شُ شُو　　شُوٓء

س　　ش

صُ صُو، صُ صُوٓء　　ضُ ضُو، ضُ ضُوٓء

حروفِ مد (بڑی حرکات)

زبر، زیر پیش کے کھینچنے سے جو الف واو یا کی آواز آتی ہے یعنی وہ الف جس سے پہلے زبر ہو۔ واو جس سے پہلے پیش ہو یاء جس سے پہلے زیر ہو ان حروف کو حروفِ مد کہتے ہیں۔

کھڑا زبر کھڑا زیر الٹا پیش (ٗ ٖ ٰ) کی آواز حروفِ مد کے برابر ہے اور یہ الف واو یاء کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔

زبر ایک علامت ہے جسکے کھینچنے سے الف بنتا ہے اس لئے الف بھی مد کی علامت ہے۔ خود کسی علامت کو قبول نہیں کرتا جس الف کے اوپر کوئی علامت یعنی اعراب آئیں وہ ہمزہ ہے۔ علماء بھی حروفِ تہجی کو ۲۸ ہی شمار کرتے ہیں۔

حروفِ مد کیونکہ علامات ہیں اس لئے انکا مخرج بھی نہیں ہے۔

بَ ِ ُ تَ ِ ُ ثَ ِ ُ جَ ِ ُ

بَا	بُوْا	بِیْ	تَا	تُوْا	تِیْ	ثَا	ثُوْا	ثِیْ	جَا	جُوْا	جِیْ

حَ ِ ُ خَ ِ ُ دَ ِ ُ ذَ ِ ُ

حَا	حُوْا	حِیْ	خَا	خُوْا	خِیْ	دَا	دُوْا	دِیْ	ذَا	ذُوْا	ذِیْ

رَ ِ ُ زَ ِ ُ سَ ِ ُ شَ ِ ُ

رَا	رُوْا	رِیْ	زَا	زُوْا	زِیْ	سَا	سُوْا	سِیْ	شَا	شُوْا	شِیْ

صَ ِ ُ ضَ ِ ُ طَ ِ ُ ظَ ِ ُ

صَا	صُوْا	صِیْ	ضَا	ضُوْا	ضِیْ	طَا	طُوْا	طِیْ	ظَا	ظُوْا	ظِیْ

عَ ِ ُ غَ ِ ُ فَ ِ ُ قَ ِ ُ

عَا	عُوْا	عِیْ	غَا	غُوْا	غِیْ	فَا	فُوْا	فِیْ	قَا	قُوْا	قِیْ

کَ ِ ُ لَ ِ ُ مَ ِ ُ نَ ِ ُ

کَا	کُوْا	کِیْ	لَا	لُوْا	لِیْ	مَا	مُوْا	مِیْ	نَا	نُوْا	نِیْ

وَ ِ ُ هَ ِ ُ ءَ ِ ُ یَ ِ ُ

وَا	وُوْا	وِیْ	هَا	هُوْا	هِیْ	ءَا	اُوْا	اِیْ	یَا	یُوْا	یِیْ

جزم ۡ تشدید ّ

جزم اور تشدید حروف کو ملانے کے لئے آتے ہیں اس لئے ان کو اکیلے نہیں پڑھ سکتے۔

جزم اور تشدید والے حرف سے پہلے کوئی زبر، زیر، پیش والا حرف ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ان سے ابتدا بھی نہیں ہو سکتی۔

جزم والے حرف پر آواز رُک جاتی ہے تشدید کی صورت میں رُکنے کے بعد دوبارہ آواز آتی ہے۔ یعنی جزم والے حرف کی آواز ایک دفعہ اور تشدید والے حرف کی آواز دو دفعہ آئے گی۔

تشدید کی صورت میں ہمیشہ دو ایک جیسے حروف ہوں گے پہلے حرف پر ہمیشہ جزم اور دوسرے حرف پر کوئی بھی علامت ہو سکتی ہے۔

جزم والے حرف کے بعد اگر تشدید والا حرف آجائے تو جزم والے حرف کو نہیں پڑھتے۔

جزم والے حرف کو مجزوم یا ساکن اور تشدید والے حرف کو مُشَدَّد کہتے ہیں۔ جزم اور تشدید سے پہلے والے حرف پر زبر، زیر پیش۔ کھڑا زبر، کھڑا زیر، الٹا پیش الف واو یا مد اور تنوین میں سے کوئی بھی علامت ہو سکتی ہے اور یہ تمام حالتیں تشدید کی صورت

میں دوسرے حرف پر بھی آسکتی ہیں جبکہ پہلا حرف ہمیشہ ساکن ہی رہے گا۔ ان حالتوں کو جدول میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے ملاحظہ فرمائیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اَعُوْ ذُ بِلْ لَا هِ مِنَ شْ شَيْ طَا نِرْ رَجِيْ مِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْ مِلْ لَا هِرْ رَحْ مَا نِرْ رَحِيْ مِ

اَللّٰهُ اَكْبَرْ

اَلْ لَا هُ اَكْ بَرْ

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲	کالم نمبر ۳	کالم نمبر ۴	کالم نمبر ۵
		اگر کالم نمبر ۱ اور ۲ کو ملائے		کالم نمبر ۲ اور ۴ کو ملائے
حروف کے اوپر اعراب کی مختلف اشکال	ساکن والا حرف پہلے والے حروف سے ملتا	اگر پہلا والا لفظ بعد والے ساکن لفظ سے ملے تو۔	ساکن والے حروف کے بعد اعراب والے حروف کی مختلف حالتیں۔	بْ کے بعد
اَ	بْ	اَبْ	بَ	بْبَ
اِ		اِبْ	بِ	بْبِ
اُ		اُبْ	بُ	بْبُ
ثَا		ثَابْ	بَا	بْبَا
ثِی		ثِیْبْ	بِی	بْبِی
ثُو		ثُوْبْ	بُو	بْبُو
اٰ		آبْ	بٰ	بْبٰ
اٖ		آبْ	بٖ	بْبٖ
اٗ		آبْ	بٗ	بْبٗ
ثَآءَ		ثَآءْبْ	بَآءَ	بْبَآءَ
ثِیْٓءَ		ثِیْٓءْبْ	بِیْٓءَ	بْبِیْٓءَ
ثُوْٓءَ		ثُوْٓءْبْ	بُوْٓءَ	بْبُوْٓءَ
آءَ		آءْبْ	بَآءَ	بْبَآءَ
آءِ		آءْبْ	بَآءِ	بْبَآءِ
آءُ		آءْبْ	بَآءُ	بْبَآءُ
اً		اَنْ بْ	بًا	بْبًا
اٍ		اِنْ بْ	بٍ	بْبٍ
اٌ		اُنْ بْ	بٌ	بْبٌ

اگر حروف مد کے ساکن ایک ہی کلمہ میں ہے تو مد ہوگا ورنہ حروف مد کی آواز ـَـ ـُـ میں تبدیل ہو جائے گی : جیسے

اَبَا الْفَضل کو اَبَ الْفَضل اَبُو الْفَضل کو اَبُ الْفَضل

حروف کو ملاتے وقت چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے حروف کو ملانا جیسے دروازے کا بند ہونا کبھی نرمی سے کبھی جھٹکے سے ٹکراتا رہتا ہے کبھی اگر قبضے زنگ آلود ہوں تو موسیقی بھی عام حروف میں **ملاتے** وقت، اَلْ اُسْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ

حروف مد میں زبر، زیر پیش کو کھینچ کر ملائیں۔

بَا بُوْ بِیْ

حروف لین جب واو اور یاء سے پہلے زبر ہو تو بھی ایک دم نہ ملائیں بلکہ نرمی سے ذرا کھینچ کر ملائیں بعض افراد سمجھانے کے لئے ایسے بیان کرتے ہیں۔

اِلَیْكَ خَوْف غَیْر عَیْب

ہمزہ پر اگر جزم ہو تو ملاتے وقت جھٹکا بھی آئے گا چاہے ہمزہ اپنی اصلی شکل میں ہو چاہے الف پر جزم ہو چاہے واو۔ یاء کے اوپر ہمزہ بنا ہو۔

بَأْسَاءِ مُؤْمِنْ

حروف قلقلہ یہ پانچ حروف ہیں قطب جد ان پر اگر جزم ہو تو آواز تکرار یعنی ایکو ہو گی۔

حَقْ۔ مَسَدْ

تشدید والے حروف سے ملاتے وقت شدت کے ساتھ ملائیں گے لیکن اگر واو اور یاء پر تشدید ہو تو نرمی سے ملائیں گے۔

اِیَّاكَ۔ اَوَّاب

اسی طرح بعض مقامات پر آواز بڑھ کر مد کی ہو گی کہیں ملاتے وقت کم ہو جائے گی کہیں غنّہ ہو گا کہیں نون قطنی لگا کر ملائیں گے، یہ ابحاث اپنے مقام پر آئیں گی۔

حروفِ خالی

و ۔ ا ۔ ی ۔ ل کو حروفِ خالی کہتے ہیں یہ وہ حروف ہیں جو لکھے جاتے ہیں لیکن پڑھے نہیں جاتے۔

جب ان حروف پر کوئی علامت نہ ہو تو ان حروف کو نہیں پڑھتے۔

اگر جزم والے حرف کے بعد تشدید والا حرف آجائے تو جزم والے حرف کو نہیں پڑھیں گے۔

الف پر کوئی علامت نہیں آتی اگر اس سے پہلے زبر ہو تو اس کو پڑھیں گے۔ لیکن اگر الف کے بعد دوسرے کلمہ کی ابتدا میں ساکن آجائے تو الف کو نہیں پڑھیں گے صرف زبر کو پڑھیں گے۔

اگر حروفِ خالی سے ابتدا کرنا پڑے تو اس پر حرکت دیکر پڑھیں گے۔

حروفِ شمسی سے پہلے الف لام کے لام کو نہیں پڑھتے۔ جبکہ حروف قمری سے پہلے لام کو پڑھتے ہیں۔

حروفِ شمسی :

ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن

اَلشَّمس اَلطَّور النُّور

حروفِ قمری : اَلمومن

(ءجباکہ خوفے حقّ غمی)

بعض حروف کے لکھنے اور پڑھنے کا انداز مختلف ہوتا ہے بعض اوقات سمجھانے کے لئے ایک چھوٹا سا حرف اوپر لکھ دیتے ہیں کہ اس کو پڑھیں بعض اوقات چھوٹا سا دائرہ (ہ) حرف کے اوپر بنا دیا جاتا ہے کہ یہ حرف صرف رکتے وقت پڑھا جائے گا ملانے کی صورت میں نہ پڑھیں۔

اَنَا اور لٰکِنَّا کو پڑھتے وقت اَنَ لٰکِنَّ پڑھا جاتا ہے۔

بَصۜطَةً ۔ یَبۜصُطُ ۔ بِمُصَیۜطِرٍ کو "س" سے پڑھیں گے۔

مٰلِكِ یوم الدّین کو مَلِكِ بھی پڑھنا جائز ہے۔

مجرىٰها قرآن میں صرف ایک مقام پر ہے پڑھتے وقت مَجْرِےْ ھا پڑھیں گے جو اردو میں بڑی "یاء" کا تلفظ ہے۔

بِئْسَ الِاسْمُ میں خالی حروف اور ہمزہ وصل کو گرا کر پڑھیں گے۔

یعنی بِئْسَ لِسْمُ

مِنۢ بَعْدِ کو مِمْ بَعْدِ اور صُمٌّۢ بُکْمٌ کو صُمُّمْ بُکْمٌ پڑھیں گے۔

تنوین ً ٍ ٌ نون ساکن نْ

دو زبر ً دو زیر ٍ دو پیش ٌ کو تنوین کہتے ہیں تنوین کی آواز نون ساکن جیسی ہوتی ہے۔ لیکن نونِ ساکن لکھا نہیں جاتا۔

ءًٌٍ بًٌٍ تًٌٍ ثًٌٍ

اَنْ اِنْ اُنْ بَنْ بِنْ بُنْ تَنْ تِنْ تُنْ ثَنْ ثِنْ ثُنْ

جًٌٍ حًٌٍ خًٌٍ دًٌٍ

جَنْ جِنْ جُنْ حَنْ حِنْ حُنْ خَنْ خِنْ خُنْ دَنْ دِنْ دُنْ

ذًٌٍ رًٌٍ زًٌٍ سًٌٍ

ذَنْ ذِنْ ذُنْ رَنْ رِنْ رُنْ زَنْ زِنْ زُنْ سَنْ سِنْ سُنْ

شًٌٍ صًٌٍ ضًٌٍ طًٌٍ

شَنْ شِنْ شُنْ صَنْ صِنْ صُنْ ضَنْ ضِنْ ضُنْ طَنْ طِنْ طُنْ

ظًٌٍ عًٌٍ غًٌٍ فًٌٍ

ظَنْ ظِنْ ظُنْ عَنْ عِنْ عُنْ غَنْ غِنْ غُنْ فَنْ فِنْ فُنْ

قًٌٍ کًٌٍ لًٌٍ مًٌٍ

قَنْ قِنْ قُنْ کَنْ کِنْ کُنْ لَنْ لِنْ لُنْ مَنْ مِنْ مُنْ

نًٌٍ وًٌٍ ہًٌٍ یًٌٍ

نَنْ نِنْ نُنْ وَنْ وِنْ وُنْ ہَنْ ہِنْ ہُنْ یَنْ یِنْ یُنْ

دوزبر

اً بً تً ثً جً حً
خً دً ذً رً زً سً
شً صً ضً طً ظً عً
غً فً قً کً لً مً
نً وً ہً ءً یً ۰

دوزیر

اٍ بٍ تٍ ثٍ جٍ حٍ
خٍ دٍ ذٍ رٍ زٍ سٍ
شٍ صٍ ضٍ طٍ ظٍ عٍ
غٍ فٍ قٍ کٍ لٍ مٍ
نٍ وٍ ہٍ ءٍ یٍ ۰

دوپیش

اٌ بٌ تٌ ثٌ جٌ حٌ
خٌ دٌ ذٌ رٌ زٌ سٌ
شٌ صٌ ضٌ طٌ ظٌ عٌ
غٌ فٌ قٌ کٌ لٌ مٌ
نٌ وٌ ہٌ ءٌ یٌ ۰

ـًـٍـٌ تنوین نْ نون ساکن

غُنّہ :-
آواز کے منہ میں برقرار رکھنے اور ناک سے ادا کرنے کو کہتے ہیں جس سے گونج سی پیدا ہوتی ہے۔

(ـًـٍـٌ نْ) تنوین یا نون ساکن کے بعد اگر لفظ ب آجائے تو تنوین اور نون ساکن کی آواز م میں بدل جائے گی اور غُنّہ کیا جائے گا۔

اگر تنوین یا نون ساکن کے بعد ل یا ر میں سے کوئی آجائے تو تنوین اور نون کی آواز ان حروف میں تبدیل ہوجائے گی اور غُنّہ نہیں ہوگا۔

اگر ـًـٍـٌ یا نْ کے بعد و ی م ن میں سے کوئی حرف آجائے تو تنوین اور نون ساکن کی آواز ان حروف میں تبدیل ہوجائے گی اور غُنّہ کیا جائے گا۔

اگر تنوین یا نون ساکن کے بعد حروفِ حلقی یعنی ء ہ ع غ ح خ میں سے کوئی حرف آجائے تو تنوین اور نون ساکن کی آواز اصلی ہوگی اور غُنّہ نہیں ہوگا۔

ـًـٍـٌ نْ کے بعد اگر ان حروف کے علاوہ کوئی حرف آجائے تو تنوین اور نون ساکن کی آواز اصلی تو ہوگی لیکن صاف نہ ہوگی مخفی ہوگی یعنی ناک سے ادا ہوگی۔ اور غُنّہ ہوگا۔

قنوان ۔ صنوان ۔ بنیان ۔ دنیا

اِن حروف میں نون ساکن کا ادغام نہیں ہوگا۔ کیونکہ حروفِ یرملون جزء کلمہ ہیں۔

تنوینً ںْ ساکن کے بعد اگر یہ حروف آئیں:	تنوینً ںْ ساکن کی حالت کا نام:	تنوینً ںْ ساکن کی اس وقت آواز	غُنّہ ہوگا یا نہیں	مثال کے طور پر
ب	اقلاب	م	ہوگا	انۢبیاء
ل ر	ادغام	ل ر	نہیں	ولم یکن لّہ
وی م ن	ادغام	وی م ن	ہوگا	مُحمّدٌ وّال
ء ہ ع غ ح خ	اظہار	اصلی وصاف	نہیں	اَنْعمت
بقیہ حروف	اخفاء	اصلی ومخفی	ہوگا	اَنْزَلْنَا

نونِ قطنی

اگر تنوین یا نون ساکن کے بعد کوئی ایسا حرف آجائے جس کے اوپر جزم ْ یا تشدید ّ ہو لیکن یہ جزم اور تشدید ایسے ہوں کہ اگر تنوین اور نون کو ہٹا بھی دیں تو باقی رہیں اس وقت تنوین کی جگہ زبر، زیر، پیش پڑھیں گے اور نون کے نیچے زیر دے کر جزم و تشدید والے حرف سے ملائیں گے۔ جسے نونِ قطنی کہتے ہیں۔ جیسے:

اَحَدُنِ اللّٰہُ الصَّمَد مُحَمَّدُنِ الْمُصطفٰی علیُّنِ الْمرتضٰی

محمدُ رَّسول اللّٰہ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَہُمْ

اللّٰہ

کلمہ جلالہ اللّٰہ سے پہلے اگر زبر یا پیش ـَـ ـُـ آئے تو لفظ اللّٰہ کے لام کو پُر یعنی بھاری پڑھا جائے گا۔

اگر اس سے پہلے زیر ہو تو باریک پڑھیں گے۔

اس بات کا خیال رکھیں کہ صرف لفظ اللّٰہ یا اللّٰھم کا لام ہی پُر ہوگا اس کے علاوہ کبھی لام پُر نہیں ہوگا۔

دوسری بات یہ کہ لفظ اللّٰہ کے لام کو پُر کریں نہ کہ اس سے پہلے والے حرف کو۔ یعنی الف یا جو بھی حرف پہلے ہو وہ اپنی اصل حالت میں ادا ہونا چاہیئے۔

نّ مّ

نون مشدد یا میم مشدد پر ہر جگہ غُنّہ کیا جائے گا۔

مْ

میم ساکن کے بعد اگر م یا ب آجائے تو میم ساکن پر غُنّہ ہوگا۔

اس کے علاوہ میم ساکن پر غنہ نہیں ہوگا۔

اَنَّ عمّان مِمَّا مَنْ یَّعتَصِمْ بِاللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّرسَلُوْن

الف سے پہلے اگر حروف مستعلیہ ہوں تو الف کو پُر پڑھیں گے ورنہ الف باریک رہے گا۔

را

خود "را" کے اوپر زبر یا پیش ہو اگر "را" ساکن ہے تو اس سے پہلے اگر وہ بھی ساکن ہے تو اس سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو تو "را" کو تفخیم یعنی پُر پڑھیں گے اگر ان تمام صورتوں میں زیر ہو تو "را" کو باریک پڑھیں گے۔

لیکن اگر زیر دوسرے کلمہ میں ہو یا زیر عارضی ہو تو باریک نہیں کریں گے۔ جیسے:

ارِم ارْ تابوا۔

اگر "را" ساکن سے پہلے "یاء" ہو تو باریک بھی پڑھیں گے چاہے اس سے پہلے زبر یا پیش ہی کیوں نہ ہو۔ خَیْرٌ، بہتر پُر پڑھنا ہے۔

اگر "را" سے پہلے یا بعد میں حروف مستعلیہ ہوں تو بھی "را" کو پُر پڑھا جائے گا۔ لیکن حروف مستعلیہ اور "را" ایک ہی کلمہ میں ہوں۔

قِرْطاس۔ مِرْصاد۔ فِرْقہ

"را" مشدد میں خود "را" کی حرکت معتبر ہے۔

مد

زبر زیر پیش ـَـ ـِـ ـُـ کے کھینچنے سے جو الفؔ واوؔ اور یاءؔ کی آواز آتی ہے اور کھڑا زبر، کھڑا زیر اور اُلٹا پیش ان کو حروفِ مد کہتے ہیں۔

ء ہمزہ ـْـ جزم اور ـّـ تشدید کو سببِ مد کہتے ہیں۔

حروفِ مد کے بعد اگر سببِ مد آجائے تو آواز مزید زیادہ ہوجاتی ہے جس کو مد کہتے ہیں، مد کی آواز دو الف سے سات الف تک ہوسکتی ہے۔

اقسامِ مد:

مد متصل یا واجب: حروفِ مد کے بعد ہمزہ آئے لیکن حروفِ مد اور سببِ مد ایک ہی کلمہ میں ہوں اسکو بڑے مد سے بھی تعبیر کرتے ہیں جیسے:

جآءَ سُوْٓءَ اُولٰٓئِكَ خَطِیْٓئَـةً

مد منفصل: حروفِ مد کے بعد ہمزہ آئے لیکن حروفِ مد اور سببِ مد ایک کلمہ میں نہ ہو اس لئے اگر مد منفصل کی صورت میں حروفِ مد پر وقف کیا جائے تو مد ختم ہوجائیگا حروفِ مد کی آواز آئیگی۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ مد منفصل کو چھوٹا مد کہتے ہیں جس الف پر حرکات ہوں وہ بھی ہمزہ ہے۔

مد کلمی یا حرفی مخفف (مدِ لازم)

حروفِ مد کے بعد جزم آئے اگر ایک ہی حرف میں ہے تو حرفی اگر ایک کلمہ میں ہے تو کلمی مخفف کہیں گے۔ جزم چاہے اصلی ہو

جیسے آٰلْآنَ وحروف مقطعات یا رُکنے کی وجہ سے عارضی جزم ہو۔

کلمی یا حرفی (مدلازم) مثقل

اگر حروف مد کے بعد تشدید آجائے اگر ایک حرف میں ہے

جیسے حروف مقطعات میں سے طسٓمٓ تو حرفی مثقل اگر ایک

کلمہ میں ہے کلمی مثقل کہیں گے جیسے:

ضَآلِّیْنَ اتحآجّوٓنِّی

حروفِ مد کے بعد جزم یا تشدید اگر دوسرے کلمہ کی ابتداء میں

ہے تو مد نہیں کریں گے بلکہ حروفِ مد کی آواز کم ہو کر زبر زیر پیش

میں بدل جائے گی۔ جیسے

ابُوالْفضل کو اَبُ الْفضل

اَبِی الْفضل کو اَبِ الْفضل

اَبَا الْفضل کو اَبَ الْفضل پڑھیں گے

مدلین:

"واو" اور "یاء" سے پہلے اگر زبر ہو تو ان کو حروفِ لین کہتے ہیں:

حروفِ لین کے لئے سببِ مد فقط جزم ہے۔

عَیْنْ ۔ خَوْفْ ۔ غَیْرْ

ملانے کی صورتمیں اگر جزم ختم ہوا تو مد بھی ختم ہو جائے گا۔

٥ ھا ضمیر سے پہلے اور بعد میں اگر حرکت ہو تو ھا پر کھڑے اعراب

ٖ ٗ آئیں گے۔ اگر اسکے بعد ہمزہ بھی آجائے تو مد بھی ہوگا۔

وقف

رکنے یا ٹھہرنے کو کہتے ہیں وقف کرتے وقت آواز اور سانس رک جائے گی۔

وصل

ملانے کو کہتے ہیں وصل کی صورت میں آواز اور سانس جاری رہے گی۔

سکتہ

سکتہ کرنے کی صورت میں آواز رک جائے گی لیکن سانس نہیں ٹوٹے گی۔

جیسے : جاؤ مت : رُکو

كَلَّا بَلْ سكتہ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَقِيلَ مَنْ سكتہ رَاقٍ

وقفہ

لمبے سکتے کو کہتے ہیں۔

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وقفہ وَاِلَى السَّمَآءِ رُفِعَتْ وقفہ

وقف کرتے وقت کسی کلمہ کے آخری حرف کی کیا حالت ہوتی ہے اس کی رعایت کرتے ہوئے رکنا چاہیئے اگر کسی جگہ اضطراراً بھی رُکنا پڑے تو بھی یہ رعایت کی جاتی ہے ۔

وقف کرنے کے طریقے

الرحیم ـَـ ـِـ ـُـ الرحیمْ زبر، زیر، پیش والے حرف پر اگر رکنا چاہیں ـْـ جزم دے کر رکیں گے۔

الیکمْ ـْـ الیکمْ ـْـ جزم والے حرف پر رکتے وقت جزم ہی رہے گا۔

محمدٌ ـٍـ ـٌـ محمدْ ـْـ دو زیر اور دو پیش پر رکتے وقت ساکن کرینگے۔

مسلماً ـً مسلمَا الف دو زبر پر رکتے وقت الف پڑھیں گے۔

موسیٰ الف ا موسیٰ الف الف یا کھڑا زبر پر رکتے وقت الف پڑھیں گے۔

قواریراْ اْ رکتے وقت الف پڑھیں گے ملاتے وقت نہیں پڑھیں گے۔

فاطمةِ ة فاطمہْ ہ گول ت پر رکتے وقت ہ پڑھیں گے۔

کِسَآءِ ء کِسَآءْ ـــ ساکن کرنے کی صورت میں جھٹکا ہوگا۔

جَآنَّ نّ مّ جَآنْ ـْـ ساکن کریں گے لیکن غنہ باقی رکھتے ہوئے۔

وَتَبَّ ـّـ وَتَبْ ـْـ ساکن کریں گے لیکن شدّت باقی رہے گی تاکہ پتہ چلے کہ دو حرف ہیں۔

بطغواھَآہ بِطَغْوٰھَا مد منفصل پر وقف کرنے کی صورت
اِذ انبعث میں مد کی آواز کم ہو کر حروفِ مد کی رہ جائے گی۔

رموزِ اوقاف

قرآنِ مجید میں مختلف مقامات پر اشارے دیئے ہوئے ہیں کہ تلاوت کے دوران کہاں رُکنا چاہیئے اِنہیں "رموزِ اوقاف" کہتے ہیں۔ ایسے مشہور اشارے ذیل میں درج ہیں۔

○	وَقْفِ تَامّ	ٹھہرنا چاہیے۔ آیت ختم ہوگئی۔
مـ ۔ م	وَقْفِ لَازِمْ	ضرور ٹھہرنا چاہیے۔
ط	وَقْفِ مُطْلَق	یہاں بھی ٹھہرنا چاہیئے۔
ج	وَقْفِ جَائِزْ	یہاں ٹھہرنا بہتر ہے نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے۔
ز ۔ ذ	وَقْفِ مُجَوَّزْ	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	وَقْفِ مُرَخَّصْ	ملا کر پڑھنا چاہیئے۔
ق	قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
لا ۔ لا	لَا وَقْفَ عَلَيْهِ	یہاں نہ ٹھہرنا بہت بہتر ہے۔
قِفْ	يُوْقَفُ عَلَيْهِ	ٹھہرنا بہتر ہے۔
صل	قَدْ يُوْصَلُ	ٹھہریں یا نہ ٹھہریں۔
صلے	اَلْوَصْلُ اَوْلٰى	بہتر ہے کہ نہ ٹھہریں۔
∴ ∴	مُعَانَقَةْ	جب ایسے نقطے کسی لفظ یا جملے سے پہلے اور بعد آئیں تو کسی ایک جگہ ٹھہریں اور دوسری جگہ نہ ٹھہریں یا دونوں جگہ نہ ٹھہریں۔
ك	كَذَالِكَ	جو اشارہ پہلے تھا وہی اِس جگہ ہے۔
سجدہ	سَجْدَة	آیت تمام کر کے سجدہ کرنا چاہیئے۔
۞ لا		رُک سکتے ہیں ملانا بہتر ہے۔

مخارج حروف

حروف کی ادائیگی کے مقام کو مخرج کہتے ہیں:

وہ تین ہیں:

۱۔۔۔۔ حلق

۲۔۔۔۔ مُنہ

۳۔۔۔۔ ہونٹ

حرف کا مخرج معلوم کرنے کے لئے اس حرف کو ساکن کر کے اس سے پہلے ـَـِـُ لگا کر پڑھتے ہیں جیسے اُفْ

جن حروف کا مخرج ایک دوسرے سے نزدیک ہو متقاربین کہلاتے ہیں اور جن حروف کا مخرج ایک ہی ہو حروف متجانسین کہلاتے ہیں۔

قریبِ المخرج حروف یا ہم جنس حروف میں ایک حرف کی آواز دوسرے حروف سے بدل بھی جاتی ہے جب یہ ایک ساتھ آجائیں اس کو ادغام کہتے ہیں۔

ـَـِـُ زبر، زیر، پیش کیونکہ حروف نہیں ہیں اس لئے ان کا مخرج بھی نہیں ہے اسی طرح ـَـِـُ کو کھینچنے سے جو حروف بنتے ہیں جنھیں حروفِ مد کہا جاتا ہے ان کا بھی کوئی مخرج نہیں بلکہ منہ سے ہوا کی صورت میں ادا ہوتے ہیں۔

بعض اوقات ن اور م کی آواز کو ناک سے بھی ادا کیا جاتا ہے جس وقت ان حُرُف پر غُنّہ کرنا ہو۔

مخارج حروف

ادغام ↓			حروف
	حلق کے نچلے حصے سے ادا ہونگے	ء ھ	حلقی
	" " درمیانی " " " "	ع ح	
	" " اوپری " " " "	غ خ	
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ	زبان کی جڑ سے	ق ك	لہوی
	زبان کا دائیاں یا بائیاں کنارہ جب اوپر کی ڈاڑھوں سے ملے	ض	ضری
قَدْ جَّائكم	وسط زبان سے جبکہ ی حروف مدہ سے نہ ہو۔	ش ج ی	شجری
قُلْ رَّبِّي	زبان کا اگلا حصہ جب تالو سے ملے	ل ن ر	لثوی
عَبَدْتُّمْ اَحَطْتُّ قَالَتْ طَّآئِفَة	زبان جب سامنے کی اوپری ڈاڑھوں سے ملے	ت د ط	نطعی
اِذْ ظَّلَمُوا	نوک زبان جب اوپر کے دانتوں کے کنارے سے ملے	ث ذ ظ	ذولقی
	زبان سامنے کے نچلے دانتوں سے ملے	س ص ز	اسلی
	نچلے ہونٹ کے تر حصے سے اوپری دانت ملیں	ف	شفہی
اِرْكَبْ مَّعَنَا	دونوں ہونٹوں کا تر حصہ ملے	ب	
	دونوں ہونٹوں کا خشک حصہ ملے	م	
	دونوں ہونٹ گول ہوجائیں جب واو حروف مدہ سے نہ ہو	و	

حروفِ مشابہ اور انمیں فرق

وہ حروف جن کی آواز تقریباً ایک جیسی ہے اصل ہدف کتاب بھی یہی ہے کہ ان میں فرق کیا جا سکے ورنہ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف اگر پڑھا جائے تو نماز بھی باطل ہو سکتی ہے۔

ص س ث کی آواز مشابہ ہے۔

ض ظ ز ذ کی آواز بھی ملتی جھلتی ہے۔

ط ت کی آواز بھی ایک جیسی ہے۔

ان حروف میں فرق کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے۔

ص ض ط ظ

یہ چار حروف حروفِ اطباق ہیں یعنی جب بھی ان حروف کو پڑھا جائے گا آواز پُر ہو گی یعنی یہ حروف مُنہ بھر کر ادا ہوں گے اور زبان گول ہو جائے گی، زبان کا حلق کی طرف والا حصّہ تالو سے ملجائے گا۔ آواز پُر نہ ہونے کی صورت میں زبان سیدھی رہے گی تالو سے نہیں ملے گی۔

ص س ز

یہ تین حروف حروفِ صفیر ہیں یعنی جب بھی ان حروف کو پڑھا جائے گا مُنہ سے سیٹی کی سی آواز آئے گی اور زبان سامنے کے نچلے دانتوں سے ٹکرائے گی یہ صفت یعنی سیٹی کی آواز کسی اور حرف میں نہیں ہے۔

ض اور ظ میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ ساری صفات ایک دوسرے سے ملتی جھلتی ہیں اور جو طریقہ ہم نے ذکر کیا اس سے بھی ان میں فرق نہیں ہو سکتا کیونکہ دونوں حروف کی آواز پُر ہے اور دونوں میں سیٹی کی آواز نہیں آتی۔ بعض افراد فرق کرنے کے لیے ض کی آواز کو دال کے قریب کر دیتے ہیں یہ قانون و قواعد کے مطابق نہیں بعض افراد شیعہ سنی کا مسئلہ بنا لیتے ہیں یہ ان کی کم عقلی۔

لفظ ض میں صرف استطالہ ایسی صفت ہے جس سے کچھ فرق ہو جاتا ہے۔ یعنی لفظ ض کو تلفظ کرتے وقت زبان کا دائیاں یا بائیاں کنارہ اوپر کی داڑھوں سے ٹکراتا ہے۔ جبکہ ظ میں زبان کی نوک اوپر کے سامنے والے دانتوں کے کنارے سے ملتی ہے۔

	پُر	سیٹی
س	×	✓
ص	✓	✓
ث	×	×
ض	✓	×
ظ	✓	×
ز	×	✓
ذ	×	×
ط	✓	×
ت	×	×

نماز

قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرْ

قُرْ بَ تَنْ اِلَلْ لَاهْ اَلْ لَا هُ اَكْ بَرْ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ

سُبْ حَا نَ رَبْ بِ يَلْ عَ ظِیْ مِ وَ بِ حَمْ دِهٖ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ

سُبْ حَا نَ رَبْ بِ يَلْ اَعْ لَا وَ بِ حَمْ دِهٖ

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

سَ مِ عَلْ لَا هُ لِ مَنْ حَ مِ دَهٗ

بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ

بِ حَوْ لِلْ لَا هِ وَ قُوْ وَ تِ هِیْ اَ قُوْ مُ وَ اَقْ عُ دُ۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ (لَہٗ)

اَشْ ہَ دُ اَنْ لَا اِ لَا ہَ اِلْ لَلْ لَا ہُ وَحْ دَ ھُوْ لَا شَ رِیْ كَ لَ ھُوْ (لَہٗ)

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

وَ اَشْ ہَ دُ اَنْ نَ مُ حَمْ مَ دَنْ عَبْ دُ ھُوْ وَ رَ سُوْ لُهٗ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اَلْ لَا ھُمْ مَ صَلْ لِ عَ لَا مُ حَمْ مَ دِوْ وَاٰ لِ مُ حَمْ مَدْ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اَسْ سَ لَا مُ عَ لَیْ كَ اَیْ یُ ھَنْ نَ بِیْ یُ وَ رَحْ مَ تُلْ لَا ہِ وَ بَ رَ كَا تُهٗ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ۔

اَسْ سَ لَا مُ عَ لَیْ نَا وَ عَ لَا عِ بَا دِلْ لَا ہِصْ صَا لِ حِیْنْ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اَسْ سَ لَا مُ عَ لَیْ كُمْ وَ رَحْ مَ تُلْ لَا ہِ وَ بَ رَ كَا تُهٗ۔

تشدید والے حرف مثلاً اَبَّا کو اَبْ اور بَا الگ الگ کر کے نہیں پڑھیں گے بلکہ ملا کر شدّت سے پڑھیں گے۔

صفاتِ حروف

صفاتِ حروف دو طرح کی ہیں :

۱ــــــ صفاتِ اصلی

۲ــــــ صفاتِ عارضی

صفاتِ اصلی یا ذاتی وہ صفات ہیں جو حرف کے ساتھ ہونا لازم ہیں اگر ان کو حرف سے جدا کیا جائے تو حرف بگڑ جاتا ہے یہ دس صفات ہیں جن میں سے پانچ دوسری پانچ کی ضد ہیں وہ صفات یہ ہیں۔

۱ــــــ جہر	۲ــــــ ھمس
۳ــــــ شدت	۴ــــــ رخوت
۵ــــــ اطباق	۶ــــــ انفتاح
۷ــــــ استعلاء	۸ــــــ استفال
۹ــــــ اذلاق	۱۰ــــــ اصمات

۱ــــــ **جہر** : بلندیٔ آواز صوت قوی یا ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔

ان کو مجہورہ اس لئے کہتے ہیں کے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت آواز اتنی قوّت سے مخرج میں ٹھہرتی ہے کہ سانس کا جاری رہنا بند ہو جاتا ہے ان حروف میں سانس کم اور جوہر آواز زیادہ ہوتا ہے۔

۲ــــــ **ھمس** : خفیف آواز غیر ظاہر یا چھپانے کو کہتے ہیں۔

ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز اتنی نرمی سے ٹھہرتی ہے کہ سانس جاری رہتی ہے۔

وہ حروف یہ ہیں: فحثه : شخص : سکت

۳ـــــ شِدّت

سخت ہونا حروف ادا ہوتے وقت آواز یا سانس کا اس قوّت سے ٹھہرنا کہ ادائیگی رک جائے جن حروفِ شدّت میں صفتِ جہر بھی ہے ان میں آواز رک جائے گی جن میں جہر کی صفت نہیں ہے ان میں سانس رک جائے گی۔

جہر اور شدت کے ملنے سے قلقلہ کی صفت بنتی ہے کیونکہ جہر والے حروف میں آواز زیادہ ہوتی ہے گلے پر انگلی رکھ کر اس ارتعاش کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔ شدّت کی وجہ سے یہ آواز ایک دم مجبوس ہو جاتی ہے جیسے ہی مخرج آزاد ہوتا ہے یہ آواز دوبارہ محسوس ہوتی ہے۔ جن حروفِ شدّت میں جہر کی صفت نہیں ہے ان میں ہُوا دوبارہ محسوس ہوگی۔

حروفِ شدّت یہ ہیں: اجدت طبقك

۴ـــــ رخاوت

نرمی سے ٹھہرنا کہ آواز جاری رہے۔

متوسط:

یہ شدّت اور رخاوت کی درمیانی حالت ہے یعنی آواز مکمل طور پر نہ تو بند ہو نہ جاری رہے۔ وہ حروف یہ ہیں:

لن عمر

۵۔۔۔ اطباق

زبان کی جڑ اور وسط کا تالو سے مل جانا یہ حروف منہ بھر کر اور پُر ادا ہوں گے۔ وہ حروف یہ ہیں: ص ض ط ظ

ط میں اطباق سب سے زیادہ ہے ظ میں سب سے کم ص، ض میں درمیانی ہے۔

۶۔۔۔ انفتاح

کُھلنا زبان کا آزاد ہونا حروفِ اطباق کے علاوہ میں یہ صفت ہے۔

۷۔۔۔ استعلاء

بُلند ہونا یعنی حروف کی ادائیگی کے وقت زبان کی جڑ کا تالو کی طرف اُٹھ جانا جس سے آواز میں بھاری پن پیدا ہوجاتا ہے۔

وہ حروف یہ ہیں: ص ض ط ظ خ غ ق خص ضغط قظ۔

۸۔۔۔ استفال

ضدِ استعلاء ہے یعنی زبان کا نہ اُٹھنا آواز کا نازک اور باریک ہونا۔ استعلاء کے علاوہ باقی حروف استفال ہیں۔

۹۔۔۔ اصمات

خاموش کرنا مضبوطی اور محکم طریقے سے حرف کا ادا ہونا جس کی وجہ سے حروف کی ادائیگی میں سختی آجاتی ہے۔ اس لئے مسلسل چار پانچ حروف اصمات ایک کلمہ میں جمع ہونا مشکل ہے۔

۱۰۔۔۔ اذلاق

پھسلنا یعنی آسانی سے تلفظ ہونا وہ حروف یہ ہیں:

فرمن لب

صفاتِ عارضی حروف

صفاتِ اصلی حروف کے ساتھ ہونا ضروری ہیں نہ ہونے کی صورت میں حرف یا تو بگڑ جائے گا یا دوسرے حروف میں تبدیل ہو جائے گا۔ لیکن صفاتِ عارضی حروف کے ساتھ لازم نہیں ہیں بلکہ حسنِ قرأت اور زینتِ تلاوت کا ان سے تعلق ہے۔

یہ صفات ایک دوسرے کی یا صفاتِ اصلی کی ضد بھی نہیں ہیں۔

وہ صفات یہ ہیں:

۱۔ صفیر	۶۔ تکریر	۱۱۔ خَرُوَرَہ
۲۔ قلقلہ	۷۔ اِسْتِطَالہ	۱۲۔ نَبْرُ
۳۔ سکون	۸۔ لِین	۱۳۔ نفخ ونفث
۴۔ تفشی	۹۔ غُنّہ	۱۴۔ خَفاء
۵۔ انحراف	۱۰۔ بُحّہ	۱۵۔ ھاوِی

صفیر:

سیٹی یا پرندے کی سی آواز ہے جو حروف اصلی (ص س ز) کے ادا کرتے وقت ادا ہوتی ہے دوسرے حروف میں یہ آواز نہیں آنا چاہیئے۔

قلقلہ:

حرکت اور آواز کے تکرار ہونے کا نام ہے جو ساکن ہونے کی صورت میں کم اور مشدد ہونے کی صورت زیادہ ہوگی جس کو قلقلہ کبریٰ کہیں

گے۔ قلقلہ کی صفت جہر اور شدت کے اجتماع سے بنتی ہے وہ حروف یہ ہیں: قطب جد

سکون

ضد حرکت کو کہتے ہیں یعنی حرف کو تلفظ کرتے وقت مخرج میں حرکت و تکرار نہیں ہوتی اس کا خیال رکھنا چاہیئے قلقلہ والے حروف کے علاوہ تمام حروف میں یہ صفت ہے۔

تفشی

پھیلنے اور پراگندہ ہونے کو کہتے ہیں جو لفظ ش کی خصوصیت ہے کہ آواز منہ میں پھیل جاتی ہے اور مخرج لام اور طا تک پہنچ جاتی ہے۔

انحراف

ہٹنا یا منحرف ہونا یہ "لام" اور را کی صفت ہے لام ادا کرتے وقت زبان اگلے مسوڑوں کی جانب "را" جو حروفِ مفخمہ میں سے ہے زبان تالو کی جانب منحرف ہو جاتی ہے۔ یا یوں کہیں کے "ل" "را" کی جانب اور "را" کا مخرج "لام" کی جانب مائل ہونا۔ بعض افراد قائل ہیں کہ یہ صرف "لام" کی صفت ہے۔

تکریر

لفظ "را" کو ادا کرتے وقت نوک زبان کے ارتعاش کو کہتے ہیں بعض افراد اس کو "را" کی صفت اصلی سمجھتے ہیں۔

استطالہ

دراز ہونا "ض" کی صفت ہے یعنی لفظ "ضاد" ادا ہوتے

وقت آواز مخرج "لام" سے لے کر زبان کی جڑ تک کھچتی چلی جاتی ہے۔

لین

نرمی کو کہتے ہیں یعنی جب لفظ "واؤ" اور "یاء" سے پہلے زبر ہو تو ان کو اس نرمی سے پڑھیں گے اگر مد کرنا چاہیں تو کر سکیں۔

غُنّہ

ناک کے آخری حصہ اور کوے کے مقام سے نکلنے والی ایک ایسی آواز ہے جس میں گونج سی پیدا ہوتی ہے آواز مُنہ سے ناک کی طرف جاتی ہے اور تھوڑی دیر برقرار رہتی ہے۔ یہ صفت۔ تنوین۔ نون اور میم میں پائی جاتی ہے۔

بُحّہ

سختی گاڑھا پن اور آواز کا پھیلنا ہے جو لفظ ح کے ادا کرتے وقت حلق میں پیدا ہو۔ اگر یہ صفت نہ ہو تو ح اور ہ کی آواز مشتبہ ہو جائے۔

خَرْ وَرَہ

خُرخُر کی سی آواز ہے جو عام طور پر حلق میں کچھ پھنسے کی صورت میں پیدا ہوتی ہے یہ حرف خ کی صفت ہے۔

نَبْرَ

پستی کے بعد بلند ہونے کو کہتے ہیں۔ یہ ہمزہ کی صفت ہے جس کا مخرج سب سے دور ہے۔ اور جہر کی صفت بھی ہے۔ اس لئے شدت اور سنگینی سے ادا ہوتا ہے اس کو اثقل الحروف بھی کہتے ہیں سکون کی حالت میں اس پر جھٹکا بھی ہوگا۔

نفخ۔ نفث

پھونکنے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ "ف" اور "ث" کی صفت ہے کہ ان کو ادا کرتے وقت مُنہ سے ہَوا خارج ہوتی ہے۔

خَفاء

پوشیدہ ہونے یا چھپنے کے ہیں۔ حرف "ھ" اور حروفِ مد کو حروف خَفیّہ کہتے ہیں۔ اس لئے حروفِ مد کو اور "ھ" کو جب "ھ" سے پہلے اور بعد میں حرکت ہو تو ذرا کھینچ کر پڑھتے ہیں تاکہ یہ حروف مخفی نہ ہو جائیں۔

ھاوی

صاحبِ ہوا، یہ الف کی صفت ہے کیونکہ وسعت ہَوا "الف" میں "واو" اور "یاء" کی نسبت زیادہ ہے۔

ہر حرفِ تہجی میں کتنی صفاتِ اصلی اور عارضی پائی جاتی ہیں جن کو بیان کیا جا رہا ہے

۱: ہمزہ کی سات صفات ہیں: جہر، شدّت، انفتاح، استفال، اصمات، سکون، نبر۔

۲: باء کی سات صفات ہیں: جہر، شدّت، انفتاح، استفال، اذلاق، قلقلہ، ضغط۔

۳: تاء کی چھ صفات ہیں: ہمس، شدّت، انفتاح، استفال، اصمات، سکون۔

۴۔ ثاء کی سات صفات ہیں: ہمس، رخوت، انفتاح، استفال، اصمات، سکون، نفث۔

۵۔ جیم کی سات صفات ہیں: جہر، شدّت، انفتاح، استفال، اصمات، قلقلہ، ضغط۔

۶۔ حاء کی سات صفات ہیں: ہمس، رخوت، انفتاح، استفال، اصمات، سکون، بحتہ۔

۷۔ خاء کی سات صفات ہیں: ہمس، رخوت، انفتاح، استعلاء، اصمات، سکون، خرورہ۔

۸۔ دال کی سات صفات ہیں: جہر، شدّت، انفتاح، استفال، اصمات، قلقلہ، ضغط۔

۹: ذال کی چھ صفات ہیں: جہر، رخوت، انفتاح، استفال، اصمات،

سکون۔

۱۰: راء کی آٹھ صفات ہیں: جہر، رخوت، انفتاح، استفال، اذلاق، انحراف، تکریر، سکون۔

۱۱: زاء کی سات صفات ہیں: جہر، رخوت، انفتاح، استفال، اصمات، صفیر، سکون۔

۱۲: سین کی سات صفات ہیں: ہمس، رخوت، انفتاح، استفال، اصمات، صفیر، سکون۔

۱۳: شین کی سات صفات ہیں: ہمس، رخوت، انفتاح، استفال، اصمات، تفشی، سکون۔

۱۴: صاد کی سات صفات ہیں: ہمس، رخوت، اطباق، استعلاء، اصمات، صفیر، سکون۔

۱۵: ضاد کی سات صفات ہیں: جہر، رخوت، اطباق، استعلاء، اصمات، استطالہ، سکون۔

۱۶: طاء کی سات صفات ہیں: جہر، شدت، اطباق، استعلاء، اصمات، قلقلہ، ضغط۔

۱۷: ظاء کی چھ صفات ہیں: جہر، رخوت، اطباق، استعلاء، اصمات، سکون۔

۱۸: عین کی چھ صفات ہیں: جہر، میان شدت ورخوت، انفتاح، استفال، اصمات، سکون۔

۱۹: غین کی چھ صفات ہیں: جہر، رخوت، انفتاح، استعلاء، اصمات، سکون۔

۲۰: فاء کی سات صفات ہیں: ہمس، رخوت، انفتاح، استفال، اذلاق، نفخ، سکون۔

۲۱: قاف کی سات صفات ہیں: جہر، شدّت، انفتاح، استعلاء، اصمات، قلقلہ، ضغط۔

۲۲: کاف مانندِ تاء ہے اس کی صفات چھ ہیں: ہمس، شدّت، انفتاح، استفال، اصمات، سکون۔

۲۳: لام کی سات صفات ہیں: جہر، میان شدّت ورخوت، انفتاح، استفال، اذلاق، انحراف، سکون۔

۲۴: میم کی سات صفات ہیں: جہر، میان شدّت ورخوت، انفتاح، استفال، اذلاق، غُنّہ، سکون

۲۵: نون کی بھی میم کی طرح سات صفات ہیں۔

۲۶: ہاء کی سات صفات ہیں: ہمس، رخوت، انفتاح، استفال، اصمات، سکون، خفاء۔

۲۷: واو کی آٹھ صفات ہیں: جہر، میان، شدّت ورخوت، انفتاح، استفال، اصمات، لین، سکون، خفاء۔

۲۸: یاء کی آٹھ صفات ہیں: جہر، میان شدّت ورخوت، انفتاح، استفال، اصمات، لین، سکون، خفاء۔

حروفِ مقطعات

حروف جو بعض سورتوں کی ابتداء میں مرکب لکھے جاتے ہیں حروفِ مقطعات کہلاتے ہیں۔

پڑھتے وقت جدا جدا حروفِ تہجی کی طرح پڑھے جاتے ہیں۔

حروفِ تہجی میں الف کے علاوہ جو حروف تین حرفی تلفظ ہوتے ہیں ذرا کھینچ کر پڑھے جائیں گے۔

نٓ	قٓ	الٓمٓ	الٓرٰ	الٓمٓصٓ	
نُوْنْ	قَافْ	اَلِفْ لَآمْ مِیْمْ	اَلِفْ لَآمْ رَا	اَلِفْ لَآمْ مِیْمْ صَادْ	
طٰهٰ	صٓ	طٰسٓ	طٰسٓمٓ	یٰسٓ	
طَاهَا	صَادْ	طَا سِیْنْ	طَا سِیْنْ مِیْمْ	یَا سِیْنْ	
كٓهٰیٰعٓصٓ	حٰمٓ	عٓسٓقٓ	الٓمٓرٰ		
كَافْ هَا یَا عَیْنْ صَادْ	حَا مِیْمْ	عَیْنْ سِیْنْ قَافْ	اَلِفْ لَآمْ مِیْمْ رَا		

حُرُوف کی مُختلِف شکلیں

اصلی شکل	ابتدائی شکل	درمیانی شکل	آخری شکل
ا ب	بـ	ـبـ	ـب ـا
ج	جـ	ـجـ	ـج
د	د	ـد	ـد
ر - ر	ر - ر	ـر	ـر
س	سـ	ـسـ	ـس
ص	صـ	ـصـ	ـص
ط	ط	ـط	ـط
ع	عـ	ـعـ	ـع
ف	فـ	ـفـ	ـف
ق	قـ	ـقـ	ـق
ك - ک	کـ	ـکـ	ـك - ـک
ل	لـ	ـلـ	ـل
م - مـ	مـ	ـمـ	ـم - ـمـ
ن	نـ	ـنـ	ـن
و	و	ـو	ـو
ہ - ھ	ھـ	ـھـ - ـہـ	ـہ - ـہ
ی	یـ	ـیـ	ـی

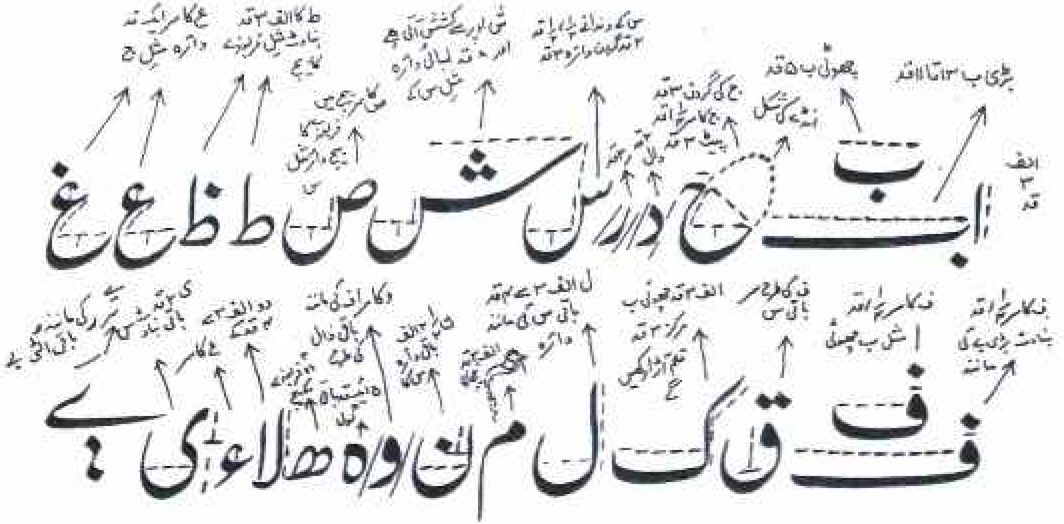

با بب بج بد بر بس بش بص بط بع بغ

بف بق بک بل بم بن بو بھ بلا بی بے

جا جب جج جد جر جس جش جص جط جع جغ

جف جق جک جل جم جن جو جھ جلا جی جے

خطاطی: رفیع نقوی ۱۹۹۷ء

دُعاء بعد از تلاوت

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً، وَبِكُلِّ كَلِمَةٍ كَرَامَةً، وَبِكُلِّ سُوْرَةٍ سَعَادَةً، وَبِكُلِّ جُزْءٍ جَزَاءً، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ اَلِفٍ اُلْفَةً، وَبِكُلِّ بَاءٍ بَرَكَةً، وَبِكُلِّ تَاءٍ تَوْبَةً، وَبِكُلِّ ثَاءٍ ثَوَابًا، وَبِكُلِّ جِيْمٍ جَمَالًا، وَبِكُلِّ حَاءٍ حِكْمَةً، وَبِكُلِّ خَاءٍ خَيْرًا، وَبِكُلِّ دَالٍ دَوْلَةً، وَبِكُلِّ ذَالٍ ذَكَاءً، وَبِكُلِّ رَاءٍ رَحْمَةً، وَبِكُلِّ زَاءٍ زُلْفَةً، وَبِكُلِّ سِيْنٍ سَعَادَةً، وَبِكُلِّ شِيْنٍ شِفَاءً، وَبِكُلِّ صَادٍ صَفَاءً، وَبِكُلِّ ضَادٍ ضِيَاءً، وَبِكُلِّ طَاءٍ طَهَارَةً، وَبِكُلِّ ظَاءٍ ظَفَرًا، وَبِكُلِّ عَيْنٍ عِلْمًا، وَبِكُلِّ غَيْنٍ غِنًى، وَبِكُلِّ فَاءٍ فَلَاحًا، وَبِكُلِّ قَافٍ قُرْبَةً، وَبِكُلِّ كَافٍ كِفَايَةً، وَبِكُلِّ لَامٍ لُطْفًا، وَبِكُلِّ مِيْمٍ مَكْرُمَةً، وَبِكُلِّ نُوْنٍ نَوَالًا، وَبِكُلِّ وَاوٍ وِلَاءً، وَبِكُلِّ هَاءٍ هُدًى، وَبِكُلِّ يَاءٍ يُسْرًا، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

التماسِ سورۂ فاتحہ

جُملہ مومنین و مومنات مخصوصاً جن حضرات نے ایصالِ ثواب کے لئے گزارش کی ہے انھیں سورۂ فاتحہ میں یاد رکھیں۔

محمد ابراہیم ابنِ محمد اطہر : مبارک حسن ابنِ سیّد الطاف حسین۔ موسیٰ رضا ابنِ محمد تقی ابنِ مشیّت علی ، مجید النساء بنتِ کاظم حسین سیّد مصطفےٰ حسین عابدی ابنِ سیّد اولاد علی عابدی۔ شریعت بانو بنتِ ابوالحسن عابدی نرجس خاتون و سوسن خاتون بنتِ محمد جواد۔ اُم رباب بنت تقی حسن منظر عباس ابنِ عنایت حسین۔ محمد اقبال۔ کرّار حُسین ابنِ ابرار حسین جعفری۔ محمد تقی ابنِ صغیر حسن۔ محمدی بیگم بنتِ بخشش حسین۔

آغا محمد سجاد و آغا محمد جواد ابنِ آغا محمد مصطفےٰ۔ ظہیرہ خاتون بنتِ مختار حسن رضوی۔ فاطمہ صغریٰ زوجہ زین العابدین ابنِ اولاد حُسین۔

عابد حسین ابنِ زاہد حسین رضوی ، سیّد حسن رضا رضوی ابن سیّد محمد۔

علی انور ابن محمد وصی ، ابنِ محمد شفیع ، کنیز فاطمہ بنت روشن علی۔

مہر بین زوجہ مولانا محمد جعفر اصفہانی۔ بیگم کنیز سیدہ ، کرّار حسن۔

محمد سبطین ، محمد حسن ، سیّد حسن ، سیّد قدیر حسن ، سیّد جمیل حسین ، سیّد حسن ، سیّد ناظر حسن زیدی ، نورالحسن ، جھلمل فاطمہ ، اکبر حسین ، تسنیم حیدر ، منیر حسین ، علی حسین ، خورشید حسین۔

طیبہ بی بی۔ احمدی بی بی۔ اُمت بی بی۔ ضمیر بی بی بنتِ اولاد علی۔

علی صفدر ابنِ احمد حسین ، صفدری بیگم بنتِ علی نواب ، نسیمہ خاتون بنتِ مظفر حسن ، وقیع الحسن ولد مبارک حسن ، رضی الحسن ولد وقیع الحسن ، سنی الحسن ولد مبارک حسن۔

اسلام کے انقلابی افکار اور حقیقی معارف کے لئے

جامعۃ الازہر پبلیکیشنز (کراچی) پاکستان

کی پیش کش

نماز کی گہرائیاں	رہبرِ معظم آیت اللہ سید علی خامنہ ای
نمازِ شب	آیت اللہ ملکی تبریزی
تربیت اولاد	مولانا جان علی شاہ کاظمی
اسلام کے محافظ	آیت اللہ حسین مظاہری
ولایت فقیہ	آیت اللہ جواد آملی
کیا آپ کا عقیدہ صحیح ہے؟	آیت اللہ دستغیب شیرازی
کامیابی کے راز	مولانا جان علی شاہ کاظمی
طالب علم اور طالبِ حق	مدرسین جامعۃ الازہر پاکستان

زیرِ طبع

نورانی حقائق	شہید بخت ذہنی
اخلاقِ حسنہ	آیت اللہ فیض بخش یزدی
ہادی اور ہدایت	خطیبِ اعظم سید محمد دہلوی